سوال

(259) دعا کے بعد منہ پر ہاتھ پھیرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں دو سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔ایک تو یہ کہ دعا کے بعد منہ پر ہاتھ پھیرنے کے بارے میں کیا حکم ہے اور دوسرا یہ کہ عورت کے مرد سے مصافحہ کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

منہ پر ہاتھ پھیرنے کے بارے میں صحیح احادیث موجود نہیں ہیں،۔اس سلسلہ میں جو احادیث موجود ہیں' وہ ضعف سے خالی نہیں ہیں لہذا زیادہ راجح اور زیادہ صحیح بات یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو منہ پر نہ پھیرا جائے۔ بعض اہل علم نے ذکر کیا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ اس سلسلے میں اگرچہ احادیث ضعیف ہیں تاہم ان کے بعض طرق سے دوسرے طرق کو تقویت حاصل ہو جاتی ہے 'جس کی وجہ سے وہ قوی ہو کر حسن لغیرہ کے قبیل میں سے ہو جاتی ہیں، جیساکہ حافظ ابن حجرؒ نے اپنی کتاب "بلوغ المرام" کے آخری باب میں ذکر فرمایا ہے۔ بہر حال مقصود یہ ہے کہ منہ پر ہاتھ پھیرنے کے بارے میں صحیح احادیث نہیں ہیں، نبی ﷺ نے ایسا نہ نماز استسقاء میں کا ی اور نہ ان دیگر موقعوں پر جہاں آپ نے دعا میں ہاتھ اٹھائے تھے مثلاً صفا اور مروہ کے پاس' عرفات میں' مزدلفہ میں اور جمرات کے پاس صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے یہ ذکر نہیں کیا کہ آپ نے ان موقعوں پر اپنے ہاتھوں کو منہ پر پھیرا ہو' تو اس سے معلوم ہوا کہ افضل یہ ہے کہ اسے ترک کر دیا جائے۔

دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ کسی بھی مسلمان کے جائز نہیں ہے کہ کسی اجنبی عورت سے مصافحہ کرے کو اہ وہ مصافحہ کے لیے خود اپنا ہاتھ آگے کیوں نہ بڑھادے۔ایسی صورت میں اسے یہ بتادے کہ اجنبی مردوں سے مصافحہ جائز نہیں ہے بلکہ مصافحہ صرف محرم مردوں' مثلاً بھائی اور چچا وغیرہ سے جائز ہے۔اجنبی مرد اور عورت کا آپس میں مصافحہ جائز نہیں ہے' کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((انی لااصافح النساء)) (سنن ابن ماجہ،الجهاد' باب بیعة النساء' ح:٢٨٧٤ وسنن النسائی' البیعة' باب بیعة النساء' ح:٤١٨٦)

''میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔''

اسی طرح صحیح حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

((مامست ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ید امراۃ قط' غیر انه بایعهن بالكلام)) (صحيح البخاري' الطلاق' باب اذا سلمت المشركة ۔۔۔۔الخ' ح:٥٢٨٨)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ نے کبھی بھی کسی (غیر محرم) عورت کے ہاتھ کو نہیں چھوا تھا۔ آپ ان سے زبانی گفتگو کے ساتھ بیعت لے لیا کرتے تھے۔''

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَقَد كانَ لَكُم فى رَسولِ اللَّهِ أُسوَةٌ حَسَنَةٌ ۲۱ ... سورة الاحزاب

''یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات) میں بہترین نمونہ ہے۔''

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص204

محدث فتویٰ